بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم ہفتہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳	۱۴ ؍ رجب ۱۳۸۹ھ ۔ ۲۷ ؍ تبوک ۱۳۴۸ہش ۔ ۲۷ ؍ ستمبر ۱۹۶۹ء	نمبر ۲۲۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام

یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی معرفت طلب کرو

معرفتِ الٰہی کے بغیر یقینِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا اور نہ انسان گناہوں سے بچ سکتا ہے

"بہت ہیں کہ زبان سے تو خدا تعالیٰ کا اقرار کرتے ہیں لیکن اگر ٹٹول کر دیکھو تو معلوم ہو گا کہ اُن کے اندر دہریت ہے۔ کیونکہ دنیا کے کاموں میں جب معروف ہوتے ہیں تو خدا تعالیٰ کے قہر اور اس کی عظمت کو بالکل بھول جاتے ہیں۔ اسلئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ تم لوگ دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ سے معرفت طلب کرو بغیر اس کے یقینِ کامل ہرگز حاصل نہیں ہو سکتا۔ وہ اس وقت حاصل ہو گا جبکہ یہ علم ہو کہ اللہ تعالیٰ سے قطع تعلق کرنے میں ایک موت ہے۔ گناہ سے بچنے کے لئے جہاں دعا کرو وہاں ساتھ ہی تدابیر کے سلسلہ کو ہاتھ سے نہ چھوڑو اور تمام محفلیں اور مجلسیں جن میں شامل ہونے سے گناہ کی تحریک ہوتی ہے ان کو ترک کرو اور ساتھ ہی ساتھ دعا بھی کرتے رہو۔ اور خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضا و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ نماز جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اُسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی نماز ہرگز نہ ہو گی۔ نماز کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ نماز وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ رُوح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانۂ الوہیّت پر گِر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقّت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے دعا مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندرِ نفس میں ہیں وہ دُور ہوں۔ اسی قسم کی نماز بابرکت ہوتی ہے۔ اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نُور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفسِ امّارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سمّ قاتل ہے اسی طرح نفسِ امّارہ میں بھی سمّ قاتل ہوتا ہے۔ اور جس نے اسے پیدا کیا اُسی کے پاس اُس کا علاج ہے۔

کبھی یہ دعویٰ نہ کرو کہ مَیں پاک صاف ہوں جیسے کہ اللہ تعالیٰ قرآنِ شریف میں فرماتا ہے فَلَا تُزَکُّوْٓا اَنْفُسَکُمْ کہ تم اپنے آپ کو مزکّی مت کہو۔ وہ خود جانتا ہے کہ تم میں سے کون متقی ہے۔ جب انسان کے نفس کا تزکیہ ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ اُس کا متولّی اور متکفّل ہو جاتا ہے۔ اور جیسے ماں بچّے کو گود میں پرورش کرتی ہے اسی طرح وہ خدا کی گود میں پرورش پاتا ہے۔ اور یہی حالت ہے کہ خدا تعالیٰ کا نُور اسکے دل پر گِر کر کُل دُنیاوی اثروں کو جلا دیتا ہے اور انسان ایک تبدیلی اپنے اندر محسوس کرتا ہے لیکن ایسی حالت میں بھی اُسے ہرگز مطمئن نہ ہونا چاہیئے"۔ (ملفوظات جلد ہفتم صـ ۱۲۳-۱۲۴)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۶ ؍ تبوک ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ضروری اطلاع:- احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ ملاقاتیں اتوار اور جمعرات کو ہُوا کریں گی۔ ملاقات کے خواہشمند احباب کے لئے ضروری ہے کہ ملاقاتوں کے مقررہ ایام میں صبح نو بجے سے پہلے دفتر پرائیویٹ سیکرٹری میں تشریف لا کر نام لکھوا دیا کریں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حسبِ ذیل احباب کے انتخابات بطور امراء اضلاع تا ۳۰ ؍ اپریل ۱۹۷۰ء منظور فرمائے ہیں۔ متعلقہ جماعتیں نوٹ فرما لیں۔

۱۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرؤوف صاحب ۔ ضلع کیمبلپور

۲۔ مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ ۔ ضلع بہاولنگر

۳۔ مکرم مولوی محمد صاحب بی۔ اے ۔ مشرقی پاکستان

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ)

بشیر آباد ہائی سکول (سندھ) کے لئے ایک بی۔ ایس سی ۔ بی ایڈ استاد کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع کوائف و نقول سندات امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب جماعتِ احمدیہ کی معرفت ارسال فرماویں۔ حسبِ قواعد تنخواہ کے علاوہ بعض دیگر مراعات بھی مل سکیں گی۔

(وکیل الدیوان تحریکِ جدید ۔ ربوہ)

ربوہ ۲۶ ؍ تبوک ۔ مکرم کیپٹن محمد سعید صاحب دار الرحمت غربی ربوہ کی اہلیہ صاحبہ لمبے عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب جماعت ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں کریں۔

مربیان و معلمینِ کرام کے لئے ضروری اعلان

مربیان و معلمینِ کرام کی خدمت میں مطبوعہ فارم رپورٹ کارگزاری ماہوار بھجوا دیئے گئے ہیں آئندہ ماہوار رپورٹ اس کے مطابق ارسال فرماویں اور اس کی ایک نقل بطور ریکارڈ اپنے پاس رکھیں۔ پندرہ روزہ رپورٹ حسبِ سابق آنی چاہیئے جن مربیان و معلمینِ کرام کو رپورٹ فارم ایک ہفتہ کے اندر اندر نہ ملیں وہ نظارت کو فوری طور پر اطلاع دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۰ تبوک ۱۳۴۸ھ

ہماری کامیابی کے ذرائع

یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب بھی کوئی انسان اپنی کوئی منزلِ مقصود متعیّن کرتا یا کسی خاص نوع کی کامیابی کو اپنا منتہائے مقصود قرار دیتا ہے تو وہ اس منزلِ مقصود تک پہنچنے کے ذرائع اختیار کرتا ہے یا مطلوبہ کامیابی کے لئے جس قسم کی تگ ودو، دوڑ دھوپ یا جدّوجہد کی ضرورت ہو اس میں کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بیٹھا رہا تو پھر میں ہرگز ہرگز بھی اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ الغرض حصولِ مقصد میں کامیابی کیلئے مناسب وسائل و ذرائع اختیار کرنا اور مقدور بھر کوشش عمل میں لانا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کے افراد ہونے کی حیثیت میں ہمارے سپرد ایک عظیم الشان کام فرمایا ہے اور وہ ہے ساری دنیا میں اسلام کو غالب کرنا یعنی دُنیا کی کُل اقوام کو خواہ وہ کسی بھی مذہب یا مُلک کی پیرو ہوں اسلام کا گرویدہ بنا کر انہیں دینِ واحد پر جمع کرنا تا یہ کرۂ ارض خدائے واحد کے پرستاروں اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے والوں سے آباد نظر آنے لگے۔

کام تو اتنا وسیع اتنا ہمہ گیر اور عظیم الشان ہے لیکن خدا تعالیٰ نے اپنی مشیّتِ خاص کے ماتحت یہ کام جس جماعت کے سپرد کیا ہے اس کے افراد بالکل بے بضاعت ہیں اقوامِ عالم کے مقابلہ میں ان کی دنیوی لحاظ سے کوئی حیثیت نہیں۔ اس بے بضاعت جماعت کے نادار افراد کے کندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی گئی ہے کہ وہ دیگر مذاہب اور ان مذاہب کے ماننے والے کروڑوں ہی نہیں بلکہ اربوں انسانوں تک اسلام کا پیغام پہنچا کر انہیں حلقہ بگوشِ اسلام بنائیں۔ ظاہر ہے کہ اگر دُنیوی ذرائع اور وسائل پر ہی حصر کیا جائے تو یہ کٹھن اور مشکل اور بظاہر ناممکن الحصول کام ہرگز بھی انجام نہیں پا سکتا۔ لیکن وہ قادر و عزیز خدا جس نے یہ کام ہمارے سپرد کیا ہے اس نے یہ معرکہ سر کرنے کے سلسلہ میں ہمیں بے دست و پا نہیں چھوڑا ہے بلکہ ہمیں بعض ایسے ہتھیاروں سے مسلح فرمایا ہے کہ جن کا مقابلہ اقوامِ عالم کی نہ کثرتِ تعداد کر سکتی ہے نہ ان کی انباروں دولت اور نہ ان کے لاانتہاء وسائل۔ وہ ہتھیار کیا ہیں؟ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"ہمارے غالب آنے کے ہتھیار استغفار، توبہ، دینی علوم کی واقفیت، خدا تعالیٰ کی عظمت کو مدِّنظر رکھنا اور پانچوں وقتوں کی نمازوں کو ادا کرنا ہیں۔ نماز دعا کی قبولیت کی کُنجی ہے۔ جب نماز پڑھو تو اس میں دعا کرو اور غفلت نہ کرو اور ہر ایک بدی سے خواہ وہ حقوقِ الٰہی کے متعلق ہو خواہ حقوق العباد کے متعلق ہو بچو۔"
(الحکم ۲۴ر اپریل ۱۹۰۲ء)

نیز حضور علیہ السلام اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ خدا نے یہی چاہا ہے کہ اس کی قائم کردہ جماعت ان ہتھیاروں کے ذریعہ سے غالب آئے فرماتے ہیں:۔

"ان کی ترقی کی وہی سچّی راہ ہے کہ اپنے آپ کو قرآن کی تعلیم کے مطابق بناویں اور دعا میں لگ جاویں۔ ان کو اب اگر مدد آوے گی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے۔ اور دعا ہی سے ان کی فتح ہے نہ قوّتِ بازو سے۔ یہ اس لئے کہ جس طرح ابتداء تھی انتہاء بھی اسی طرح ہو۔ آدمِ اوّل کو فتح دعا ہی سے ہوئی تھی رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا ...... الخ اور آدمِ ثانی کو بھی جو آخری زمانہ میں شیطان سے آخری جنگ کرنا ہے اسی طرح دعا ہی کے ذریعہ فتح ہوگی۔"
(الحکم ۳۱۔ مارچ ۱۹۰۳ء)

الغرض قرآن کی تعلیم پر کما حقّہٗ عمل پیرا ہونا، استغفار، توبہ، دعا اور بکثرت ذکرِ الٰہی کرنا وہ ہتھیار ہیں جن کے ساتھ ہمارا دنیا میں غالب آنا مقدّر ہے۔ انہی ہتھیاروں کی مدد سے اسلام دنیا میں غالب آئے گا اور آئے گا بھی اس طور پر کہ دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا یعنی اسلام اور ایک ہی پیشوا ہوگا یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم۔ اطراف و جوانبِ عالم میں اسلام کے تبلیغی مشنوں کے قیام، سینکڑوں کی تعداد میں مساجد کی تعمیر اور پیغامِ اسلام کی اشاعت کے سلسلہ میں اب تک ہمیں جو کامیابی حاصل ہوئی ہے اور ایک دنیا جس پر ورطۂ حیرت میں پڑی ہوئی ہے وہ انہی ہتھیاروں کی بدولت حاصل ہوئی ہے۔ ورنہ ہم کیا اور دُنیوی وسائل کے اعتبار سے ہماری بساط کیا۔

دراصل یہی وہ ہتھیار ہیں جن سے اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت حاصل ہوتی ہے۔ اس کے فرشتے آسمان سے نازل ہو کر خود غلبۂ اسلام کی راہ ہموار کرتے اور سعید الفطرت انسانوں کے قلوب کو حق کی طرف پھیرتے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں اپنی بساط کے مطابق ہماری ذرا سی کوشش وہ نتیجہ پیدا کرتی ہے جو دوسروں کے کیا بسا اوقات خود ہمارے اپنے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔

یہی وجہ ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کی نئی نسلوں کو ان کی اہم اور عظیم ذمہ داریاں ادا کرنے کے قابل بنانے کے لئے جماعت میں تعلیم القرآن، تحمید و تمجید، درود اور استغفار وغیرہ کی تحریکیں جاری فرمائی ہیں۔ غرض ان آسمانی تحریکات کی یہی ہے کہ نسلاً بعد نسلٍ جماعت کے افراد ان ہتھیاروں سے لیس ہوتے چلے جائیں جن کے ذریعہ اسلام کا غالب آنا مقدّر ہے۔ یہ تحریکات بنیادی اہمیّت کی حامل ہیں۔ ان پر کما حقّہٗ عمل پیرا ہونے سے ہی اللہ تعالیٰ کی تائید اور اس کی نصرت ہمارے شاملِ حال رہ سکتی ہے اور نزولِ ملائکہ کے ذریعہ ہم حق کو روزِ روشن کی طرح آشکار کرنے والے آسمانی نشانوں کے مورد بن سکتے ہیں۔ اگر ہم کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی اس واہمہ کا شکار ہوئے کہ ہم محض اپنی کوشش سے کامیاب ہوسکتے ہیں اور نعوذ باللہ ہمیں ان ہتھیاروں کی ضرورت نہیں تو پھر ہم اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کی سعادت سے اپنے آپ کو محروم کرنے والے ٹھہریں گے۔ اسلام تو بہرحال غالب آئے گا کیونکہ یہ خدائی تقدیر ہے جسے دُنیا کی کوئی طاقت بدل نہیں سکتی لیکن اس میں ہمارا کوئی حصّہ نہ ہوگا کیونکہ یہ خدائی فیصلہ ہے کہ اب اگر مدد آئیگی تو آسمانی تلوار سے اور آسمانی حربہ سے نہ اپنی کوششوں سے اور دعا ہی سے ہماری فتح ہے نہ قوّتِ بازو سے۔

پس ہمیں ہر آن اس فکر میں رہنا چاہیئے کہ ہم اور ہماری نسلیں ہمیشہ اُن ہتھیاروں سے لیس رہیں جن کے ساتھ ہماری کامیابی وابستہ ہے۔ اور آج ان ہتھیاروں سے لیس ہونے کا ایک ہی طریق ہے کہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی تحریکات بابت تعلیم القرآن، تحمید و تمجید، درود و استغفار پر والہانہ لبیک کہتے ہوئے ان پر دل و جان سے عمل پیرا رہیں۔ اسی میں ہماری کامیابی ہے اور اس ذریعہ سے ہی اسلام کا دُنیا میں غالب آنا مقدّر ہے۔

خدا ہمیں اس کی توفیق دے اور ہمیشہ ہی دیتا چلا جائے۔ آمین ٭

ذکرِ الٰہی کے فوائد

۱۔ ذکرِ الٰہی کرنے سے رضاءِ الٰہی پیدا ہوتی ہے۔
۲۔ ذکرِ الٰہی کرنے سے اطمینانِ قلب پیدا ہوتا ہے۔
۳۔ ذکرِ الٰہی کرنے سے قربِ الٰہی پیدا ہوتا ہے۔
۴۔ ذکرِ الٰہی کرنے سے بدیاں رُکتی ہیں۔
۵۔ ذکرِ الٰہی کرنے سے ہمت بڑھتی ہے۔
۶۔ ذکرِ الٰہی کرنے والا ہر مقصد میں کامیاب ہوتا ہے۔
۷۔ ذکرِ الٰہی کرنے والا بروز قیامت اللہ تعالیٰ کے سائے کے نیچے ہوگا۔
۸۔ ذکرِ الٰہی کرنے والے کی دعا قبول ہوتی ہے۔
۹۔ ذکرِ الٰہی کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔
۱۰۔ ذکرِ الٰہی کرنے سے عقل تیز ہوتی ہے۔
۱۱۔ ذکرِ الٰہی کرنے سے تقویٰ پیدا ہوتا ہے۔
۱۲۔ ذکرِ الٰہی کرنے سے محبتِ الٰہی بڑھتی ہے۔

ادائیگیٔ زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے!

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغِ اسلام

۰ ۳۸ افراد کا قبولِ حق ۰ ریڈیو پر تقاریر ۰ خطبات ۰ دو نئے سکولوں کا اجراء

رپورٹ از مئی تا اگست ۱۹۶۹ء

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب شاہد انچارج احمدیہ مسلم مشن سیرالیون

عرصہ زیر رپورٹ میں خدا تعالیٰ کے فضل سے سیرالیون میں مبلغین جانفشانی اور محنت سے اشاعت اسلام کے بابرکت فریضہ کی ادائیگی میں دن رات مشغول رہے۔ مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

فری ٹاؤن اور اس کے گرد و نواح کے علاقہ میں تنظیمی اور تعلیمی کاموں کے علاوہ تبلیغی اور تربیتی کام بھی خاکسار سرانجام دیتا رہا۔ اور حتی المقدور پیغام حق ہر طبقہ کے لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی گئی۔

نائیجیریا کے ہائی کمشنر مقیم سیرالیون سے وقت مقرر کر کے ملاقات کی گئی۔ الحاج بونگے بھی ساتھ تھے وہ نہایت تپاک سے ملے۔ اور قریباً ایک گھنٹہ تک ان سے دوستانہ ماحول میں گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں احمدیہ مشن کے کام سے آگاہ کیا گیا۔ صاحب موصوف کچھ عرصہ تک پاکستان میں بھی رہ چکے ہیں۔ لہذا پاکستان کی ترقی اور خوشحالی کے بارہ میں بھی ان کے تاثرات سنکر خوشی ہوئی۔

غانا کے ہائی کمشنر آر۔ آئی۔ اندانی (Mr. R. I. Andani) سے بھی ملاقات کی گئی۔ مکرم چوہدری نذیر احمد صاحب پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن بھی ساتھ تھے۔ صاحب موصوف سے اپنے جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی صدارت کے لئے درخواست کی گئی۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کر لی۔ یہ صاحب غانا کے شمالی علاقہ سے تعلق رکھتے ہیں اور وہاں ہمارے مشن کے کام سے کافی متاثر ہیں۔

حکومت سیرالیون کے وزیروں، امیگریشن آفیسر، چیف ایجوکیشن آفیسر محکمہ تعلیم کے افسران اور دیگر اہم شخصیتوں سے مشن اور سکولز کے متفرق امور کے سلسلہ میں متعدد بار ملاقات کرنے کا موقعہ ملا۔

زائرین

دفتر اور مشن ہاؤس میں مختلف اوقات میں زائرین تشریف لاتے رہے۔ جن سے حسب موقعہ تبادلۂ خیالات کرنے کا موقعہ ملا جن میں سے قابل ذکر مندرجہ ذیل دوست ہیں۔

۱۔ ایک گاؤں سے ایک امام مسجد تشریف لائے۔ جن سے مہدی علیہ السلام کی آمد کی علامات اور ان کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت پر تبادلہ خیالات کیا گیا

۲۔ گمبیا سے ایک دوست تشریف لائے جو وہاں ایک سکول میں عربی کے استاد ہیں اور احمدیت کے بارہ میں پہلے بھی بعض کتب کا مطالعہ کر چکے ہیں۔ انہوں نے اپنے بعض شکوک و شبہات پیش کر کے ان کے ازالہ کی خواہش ظاہر کی۔ چنانچہ قریباً ایک گھنٹہ تک ان کے سوالات کے جوابات دیئے گئے۔ خصوصاً وفات مسیح ناصری علیہ السلام کے مسئلہ پر سیر حاصل بحث ہوئی۔ قرآن کریم اور احادیث سے اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی۔ اسے مطالعہ کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عربی کتب دی گئیں۔

ایک عیسائی پادری سے تبادلہ خیالات

نائیجیریا سے ایک یورپین عیسائی پادری سیرالیون کے دورہ پر آئے۔ یہ عیسائیوں کی ایک تنظیم کی طرف سے بھجوائے گئے تھے جس کا ہیڈ کوارٹر ابادان نائیجیریا میں ہے۔ پادری صاحب نے آتے ہی ایک مضمون اخبار میں شائع کرایا اور قرآن کریم کی بعض آیات کا ترجمہ کر کے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی کہ اس لحاظ سے اسلام اور عیسائیت میں کوئی فرق نہیں کہ دونوں توحید الٰہی کے قائل ہیں۔ اور مسیح علیہ السلام کے بارے میں گو کہ عیسائی بھی مسلمانوں کی طرح مسیح کو خدا کا صرف روحانی بیٹا مانتے ہیں۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی کوئی بیوی نہیں تھی۔ سو اس لحاظ سے مسلمان اور عیسائی آپس میں متحد ہو کر رہ سکتے ہیں اور محض اختلافات کو بیان کر کے اور دوسرے مذہب کے خلاف باتیں بیان کر کے لوگوں کو اپنے مذہب میں داخل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔

ہماری طرف سے اس وقت ایک مضمون اس کے جواب میں لکھا گیا اور اسی اخبار کو اشاعت کے لئے بھجوایا گیا۔ جس میں خاکسار نے بتایا کہ اسلام تو پہلے ہی اس بات کی تعلیم کر چکا ہے۔ کہ توحید الٰہی پر مسلمانوں اور اہل کتاب میں اتحاد ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح سے ان کے بہت سے اختلافات حل ہو سکتے ہیں لہذا پادری صاحب نے کوئی نئی بات ہمارے سامنے پیش نہیں کی۔ اور اگر مسیح کو خدا کا محض ایک روحانی بیٹا تصور کیا جائے تو ہمیں اس پر اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں کیونکہ اس طریق پر تو سب انبیاء و صلحاء بھی خدا تعالیٰ کے روحانی بیٹے ہی تھے۔ اور پھر بائیبل سے بھی ثابت ہے کہ مسیح نے اپنے لئے بیٹے کا لفظ انہی معنوں میں استعمال کیا ہے (یوحنا ۱۰ : ۳۴-۳۶) جس سے آپ کو دیگر انبیاء پر کوئی فضیلت نہیں دی جا سکتی۔ اور نہ یہ بات ان کی خدائی پر دال ہے۔ پس اگر پادری صاحب توحید الٰہی کے قائل ہیں تو پھر تثلیث کا عقیدہ کیا معنے۔ پادری صاحب نے جو باتیں بیان کی ہیں۔ وہ ہمارے لئے خوشی کا موجب ہیں کہ بالآخر عیسائیت میں ایسے لوگ پیدا ہو گئے ہیں۔ جو اسلامی نظریات کو سمجھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

یہ مضمون اخبار میں شائع ہو گیا

مجھے ذاتی طور پر ان پادری صاحب سے ملنے کی خواہش تھی اور ابھی میں اس کوشش میں ہی تھا کہ انہوں نے خود ہی مجھ سے فون پر بات کی۔ اور وقت مقرر کر کے مشن ہاؤس تشریف لائے ان کے ساتھ ایک افریقن پادری بھی تھے۔

پادری صاحب نے سیرالیون میں اپنے آنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں اور عیسائیوں میں ایک دوسرے کے بارہ میں بعض غلط فہمیاں ہیں۔ جن کو دور کرنے کے لئے میں یہاں آیا ہوں۔ پھر بتایا کہ دراصل اس میں قصور عیسائیوں کا ہی ہے کہ انہوں نے پہلے اسلام اور بانی اسلام پر ناجائز حملے کئے۔ جس کے نتیجہ میں مسلمانوں کو بھی دفاعی طریق اختیار کرنا پڑا۔ لیکن اب ہمیں ایک دوسرے کو قریب سے سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا کہ ہم آپس میں مل کر رہ سکیں۔ خاکسار نے ان کے خیالات کا سراہا۔ اور اسلام کو سمجھنے کے بارے میں جو وہ کوشش کر رہے ہیں اس کی تعریف کی۔

اس کے بعد بائیبل اور قرآن کریم پر گفتگو شروع ہو گئی۔ پادری صاحب کہنے لگے کہ آپ لوگ بائیبل کو خدائی کلام کیوں نہیں مانتے۔ اس پر خاکسار نے کہا کہ جب ہم کہتے ہیں کہ بائیبل خدا کا کلام نہیں۔ تو اس وقت ہمارے مدنظر موجودہ بائیبل ہوتی ہے نہ کہ ابتدائی الہامات پر مشتمل بائیبل جو اب موجود نہیں۔ موجودہ بائیبل اس لئے قابل اعتراض ہے۔ کہ اس میں انسانی خیالات اور خلاف عقل و اخلاق امور کا دخل ہو چکا ہے اور خدائی کلام اور انسانی کلام میں فرق کرنا مشکل ہو گیا ہے۔ اس لئے اب اسے خدائی کلام نہیں کہا جا سکتا۔ مثلاً اس بائیبل میں بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف زنا جیسا قبیح فعل منسوب کیا گیا ہے۔ جو عقل انسانی ماننے کے لئے تیار نہیں۔ ان باتوں کا پادری صاحب کے پاس جواب تو کوئی نہیں تھا۔ کہنے لگے۔ پھر قرآن کریم کے الہامی کلام ہونے کا کیا ثبوت ہے

خاکسار نے قرآنی آیت إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ پیش کر کے قرآنی دعوے اور اس کے ساتھ دلیل کی صداقت واقعات کی روشنی میں واضح کی اور ثابت کیا کہ نہ صرف ہم یہ کہتے ہیں کہ قرآن کریم ہر قسم کی تحریف لفظی اور معنوی سے محفوظ ہے۔ بلکہ دشمنان اسلام بھی اس بات کی گواہی دے چکے ہیں کہ قرآن کریم میں کسی قسم کی تحریف یا تبدیلی ثابت کرنا ناممکن ہے۔ لہذا یہ بات قرآن کریم کے خدائی کلام ہونے کی دلیل ہے۔ لیکن یہ صفت بائیبل میں موجود نہیں۔ پادری صاحب کہنے لگے کہ قرآن کریم میں بھی تبدیلیاں موجود ہیں۔ مثلاً ایک لفظ کی کئی قراءت ہیں۔ میں نے کہا اس کو تحریف یا تبدیلی نہیں کہتے: یہ ایک لفظ کو ادا کرنے کے مختلف طریق ہیں۔ اور بعض اوقات ہر ملک کے لہجہ میں فرق پڑ جاتا ہے۔ قرآن کریم کے خدائی کلام ہونے میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اس کے بعد کافی دیر گفتگو ہوتی رہی۔

خاکسار نے ہر دو پادریوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب "اسلامی اصول کی فلاسفی"۔ "سراج دین عیسائی کے چار سوالوں کے جوابات"۔ "مسیح ہندوستان میں" اور دیگر کتب پیش کیں انہوں نے مجھے دو چھوٹی چھوٹی کتابیں دیں۔ بعد مجلس ختم ہوئی۔ پادری صاحب جاتے وقت کہنے لگے کہ کل میں آؤں گا۔ تو ہم دونوں کسی اختلافی مسئلہ پر گفتگو نہ کریں۔ صرف احمدیت کے بارہ میں آپ سے کچھ معلومات حاصل کرنی ہیں۔

مکرم انور حسن صاحب اور رشید احمد صاحب انہیں چھوڑنے ان کے مشن ہاؤس گئے۔ اسی روز شام کو ایک لیکچر ہال میں ان کا ایک لیکچر تھا موضوع تھا "مسیح قرآن میں" خاکسار [illegible]

کے بعد احمدی احباب کو تاکید کی کہ اس لیکچر میں ضرور شریک ہوں۔ نیز مکرم انور حسن صاحب اور مکرم حبیب احمد صاحب کو "اسلامی اصول کی فلاسفی" اور "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جوابات" کی کچھ کاپیاں دے کر وہاں بھجوایا کہ حاضرین میں تقسیم کر دیں۔ ہمارے احمدی احباب نے خاصی تعداد میں شرکت کی۔ اور پادری صاحب سے سوالات بھی کئے۔ مکرم انور حسن صاحب نے مذکورہ کتب پیش کیں کہ عیسائی دوستوں میں مطالعہ کے لئے تقسیم کر دی جائیں۔ جو صدر جلسہ نے بخوشی قبول کیں۔

اگلے روز حسب وعدہ پادری صاحب مشن ہاؤس آئے۔ خاکسار نے انہیں احمدیت کے متعلق معلومات بہم پہنچائیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دعوےٰ آپ کی تعلیمات پھر خلافت کا نظام اور دینی رنگ میں قرآن کریم اور بائیبل کی بعض پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کے وجود میں پوری ہوئی ہیں ان کا مفصل ذکر کیا۔ اور سیرالیون مشن کے کام اور ترقی سے انہیں متعارف کرایا۔ جس پر انہوں نے شکریہ ادا کیا۔

جو کتب وہ خاکسار کو گزشتہ روز دے گئے تھے ان کا مطالعہ کر کے خاکسار نے بعض ضروری مقامات پر نشانات لگائے تھے احمدیت کے بارہ میں معلومات بہم پہنچانے کے بعد میں نے پادری صاحب سے کہا کہ اگر برا نہ منائیں تو میں آپ کی کتب کے بعض امور کی وضاحت چاہتا ہوں۔ جس پر پادری صاحب نے رضامندی کا اظہار کیا۔ چنانچہ خاکسار نے کہا کہ آپ لوگ کہتے ہیں کہ اسلام کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کی غلط فہمیاں اسلام کے بارہ میں دور ہو گئی ہیں۔ اور اب صحیح اسلامی نظریات سے آپ کو آگاہی حاصل ہو گئی ہے لیکن ابھی تک ان کتابوں میں لکھا جا رہا ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا۔ کیا آپ کا یہ نظریہ اسلام کے بارہ میں حقیقت پر مبنی ہے۔ پادری صاحب کہنے لگے کہ یہ کتاب میں نے نہیں لکھی بلکہ ایک اور دوست نے جو پہلے مسلمان تھے اور پھر عیسائی ہوئے۔ انہیں اسلام کا کافی مطالعہ حاصل ہے۔ اس پر میں نے کہا کہ ان کا مطالعہ اگر اسلام کے بارہ میں اس قسم کا ہے۔ تو یا تو وہ غلطی خوردہ ہیں۔ یا پھر تعصب کی وجہ سے حقیقت حال کو لوگوں سے چھپانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اس پر پادری صاحب کہنے لگے کہ اچھا اب آپ ہمیں اس مسئلہ کے بارے میں اصل حالات سے آگاہ کریں۔ خاکسار نے مفصل طور پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی مکی اور مدنی زندگی پر روشنی ڈالی اور جس رنگ میں کفار مکہ نے رسول پاک اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم کو طرح طرح کی ایذا رسانیوں اور مظالم سے تنگ کر کے آخر ہجرت پر مجبور کیا۔ اس کو واضح رنگ میں بیان کیا۔ نیز جنگ بدر، احد اور احزاب کی اصل وجوہات بیان کر کے ثابت کیا کہ اصل حملہ آور کفار مکہ تھے نہ کہ مسلمان ان تمام حالات کو سنکر پادری صاحب کہنے لگے۔ میرے لئے یہ خوشی کا باعث ہے کہ آج اس بارہ میں مجھے صحیح اسلامی نقطۂ نگاہ سننے کا موقعہ ملا ہے

اس کے بعد حادثہ صلیب اور نظریہ محبتِ الٰہی وغیرہ مسائل پر سیر حاصل گفتگو ہوئی بائبل سے عیسائیت کے نظریات کا ابطال ثابت کیا گیا۔ اور اسلامی تعلیمات کی افضلیت اور فوقیت واضح کی گئی۔ تثلیث کے مسئلہ پر گفتگو کے لئے پادری صاحب کو تیار نہ پاکر چھوڑ دیا گیا۔ اس ساری گفتگو میں مکرم انور حسن صاحب مکرم حبیب اللہ صاحب اور مولوی ناصر احمد صاحب نے بھی حسب موقعہ حصہ لیا۔ اور نہایت ہی دوستانہ اور خوشگوار ماحول میں قریباً تین گھنٹے تک یہ گفتگو جاری رہی۔ آخر میں ان پادری صاحبان کی مشروبات وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

پھر انہی پادری صاحب کی طرف سے اخبار ڈیلی میل میں ایک انٹرویو شائع ہوا۔ جس میں انہوں نے اپنے دورہ سیرالیون کا مقصد بیان کیا۔ اور اسلام کے بارے میں بعض امور کا ذکر کرتے ہوئے اس امر کا اظہار کیا کہ ہمیں اسلام کے بارے میں صحیح معلومات حاصل کرنی چاہئیں

خاکسار نے اس وقت ایک مختصر مضمون ایک خط کی صورت میں ایڈیٹر ڈیلی میل اخبار کو بھجوایا جس میں ایک تو اسلام کو محمڈن ازم کے نام سے موسوم کرنے کی تردید کی۔ دوسرے اس پادری کے بعض خیالات کی وضاحت کی کہ محض قرآن کریم کی چند آیات کو پڑھ کر ان کا ترجمہ کر لینا اور سمجھنا کہ ہم نے اسلام کو سمجھ لیا ہے کافی نہیں۔ اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات ہے۔ جس کو سمجھنے اور اخذ کرنے کے لئے پوری توجہ اور گہرے مطالعہ کی ضرورت ہے۔

خاکسار کا یہ مضمون اگلے روز اخبار ڈیلی میل میں شائع ہو گیا۔ جسے مسلمان حلقہ میں بہت پسند کیا گیا۔ اور بعض نے اس امر کا اظہار کیا کہ حقیقت میں اسلام کا دفاع کرنے والی اب صرف ایک ہی جماعت ہے اور وہ احمدیہ جماعت ہے۔ باقی مسلمان اس سارے عرصہ میں اس پادری کے مضامین پڑھتے رہے۔ اس سے گفتگو بھی بعض علماء کی ہوئی لیکن کسی کو یہ توفیق نہیں ملی کہ ایک لفظ بھی اس کے خیالات کے بارے میں کہہ سکے۔ لیکن احمدی مبلغین ایسے موقعہ کو ہاتھ سے جانے نہیں دیتے اور اسلام کی افضلیت کو ثابت کرنے کے لئے فوراً میدان میں آ جاتے ہیں۔

یہ محض اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا احسان ہے کہ ہم ناچیزوں کو عیسائیت کے مقابل اسلام کی افضلیت اور برتری ثابت کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔ پادری صاحب کی طرف سے پھر خاکسار کے مضمون کے جواب میں جو [illegible] میں شائع ہوا تھا مختصر نوٹ اسی اخبار میں شائع ہوا (باقی)

ہم یہودیوں کے ناپاک عزائم کا مقابلہ کرنیکی خاطر ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں

مسجد اقصیٰ کی آتشزنی کے خلاف احمدی جماعتوں کی احتجاجی قرار دادیں

جماعت احمدیہ کوئٹہ

جماعت احمدیہ کوئٹہ کا یہ غیر معمولی اجلاس مسجد اقصےٰ کو نذر آتش کرنے کی گھناؤنی اور قابل ہزار نفرت جسارت کو انتہائی تشویش کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ یہود نامسعود نے ہی سازش کر کے اہل اسلام کے قلوب پر کاری ضرب لگائی ہے۔ یہ مغضوب قوم در اصل مدینہ منورہ پر نظریں جمائے بیٹھی ہے اللہ تعالیٰ ان کے ناپاک عزائم میں انہیں ناکام کرے جماعت احمدیہ کوئٹہ کے افراد کے نزدیک اس انتہائی خیز انگیز اقدام میں اہل اسلام کے لئے خیر کا یہ پہلو نظر آتا ہے کہ اس کے نتیجہ میں خدا کرے کہ شمال سے جنوب اور مشرق سے مغرب تک کے تمام مسلمان متحد ہو جائیں اور اس مغضوب قوم کو ارض مقدس سے نکال باہر کریں۔

ممبران جماعت احمدیہ کوئٹہ حکومت پاکستان کو یقین دلاتے ہیں کہ اس سلسلہ میں حکومت کے ساتھ ہم جانی مالی۔ حالی وقالی ہر قسم کی خدمت انجام دینے کو عین فرض سمجھیں گے۔

جماعت احمدیہ لائلپور

مورخہ ۱۹ ستمبر بروز جمعہ جماعت احمدیہ لائل پور کا اجلاس زیر صدارت مکرم محترم جناب شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائل پور منعقد ہوا جس میں متفقہ طور پر مندرجہ ذیل قرارداد منظور ہوئی۔

جماعت احمدیہ لائل پور کا یہ اجلاس مسجد اقصےٰ کی بے حرمتی کے خلاف جو اسرائیل کے ہاتھوں سے سرزد ہوئی ہے انتہائی رنج وغم کا اظہار کرتا ہے اور اس بارے میں حکومت پاکستان کو یقین دلاتا ہے کہ جماعت ہذا ہر قسم کی قربانی کے لئے تیار اور آمادہ ہے۔

قریشی سعید احمد اظہر شاہد

مربی سلسلہ انچارج ضلع لائلپور

جماعت احمدیہ شیخوپورہ

جماعت احمدیہ شیخوپورہ کا ایک غیر معمولی اجلاس زیر صدارت مکرم چوہدری انور حسین صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع شیخوپورہ منعقد ہوا جس میں مسجد اقصےٰ میں آتشزنی کے سانحہ پر مندرجہ ذیل احتجاجی قرار داد منظور ہوئی۔

جماعت احمدیہ شیخوپورہ کا ہر فرد یہود نامسعود کے ناپاک عزائم پر جو انہوں نے مسجد اقصےٰ کی بے حرمتی اور آتشزنی کے ذریعہ ظاہر کئے ہیں۔ سخت دلی کوفت اور اذیت کا اظہار کرتا ہے۔ درحقیقت یہودیوں کے یہ مذموم اور ناپاک منصوبے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے جاری ہیں۔ اب مسجد اقصےٰ کی بے حرمتی اور آتشزنی کی مکروہ شرارت عالم اسلام کے لئے ایک کھلے چیلنج کے مترادف ہے۔ تمام مسلمانان عالم کو اپنے تمام اختلافات بالائے طاق رکھ کر متحد یک جان ہو کر اس کے لئے ٹھوس اور محکم اقدامات کرنے چاہئیں۔ جن سے ان کے خطرناک عزائم کا سلسلہ ہمیشہ ہمیش کے لئے بند ہو جائے۔

جماعت احمدیہ شیخوپورہ مملکت خداداد پاکستان کو صدق دل سے یقین دلاتی ہے کہ ہم مسجد اقصےٰ کی تقدیس وتکریم کی خاطر ہر قسم کی قربانی کے لئے ہمہ وقت مستعد اور تیار ہیں۔

قائد مجلس خدام الاحمدیہ شیخوپورہ

چشمہ بیراج کندیاں

جماعت احمدیہ چشمہ بیراج کندیاں یہودیوں کی طرف سے مسجد اقصےٰ (فلسطین) کے ایک حصہ کو نذر آتش کئے جانے کو بڑی تشویش کی نگاہ سے دیکھتی ہے اور اس کی تقدیس وتکریم کی حفاظت کے لئے ہر قربانی دینے کو تیار ہے۔ اس مقدس مقام کی بے حرمتی سے مسلمانان عالم کے دل سخت مجروح ہوئے ہیں

پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چشمہ بیراج کندیاں

ع دگر شاخِ خلیل از خونِ ما نمناک میگردد

(مکرم چوہدری احمد علی صاحب ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

ماہ جون کی کوئی تاریخ تھی جب محترمی پیر مسعود احمد صاحب مع اہل وعیال اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بیرون ملک جانے لگے۔ اہل ربوہ نے کثیر تعداد میں سٹیشن پر جاکر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ رخصت کیا۔

وطن اور عزیز و اقارب سے جدائی کا احساس کسے نہیں ہوتا مگر وہ دونوں میاں بیوی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جگر گوشے اپنے جذبات پر قابو پائے صبر و ہمت کے کوہِ وقار نظر آتے تھے۔ گاڑی چل دی اور آن واحد میں انہیں نظروں سے دور بہت دور لیکر چلی گئی۔ الوداع کہنے والے انہیں خدا کے حوالے کر کے اپنی دعاؤں کا زادِ راہ دے کر جب واپس ہوئے۔ تو مجھے بھی واپسی کا خیال ہوا۔ میں گھر کی طرف جا رہا تھا کہ اقبال کے ایک مدتوں کے بھولے ہوئے مصرعہ نے دل کے تار ہلا دئیے۔ ع

دگر شاخِ خلیل از خونِ ما نمناک میگردد

اور میرا ذہن تاریخ احمدیت کے ابتدائی ایام کی طرف چلا گیا۔ ابھی قادیان میں ریل بھی نہ گئی تھی اس وقت کی بات ہے۔ حضرت مسیح پاک علیہ السلام نے اپنے ایک فدائی کو ملک سے باہر جانے کے لئے الوداع کہا تھا اور اس عاشقِ رسول صلے اللہ علیہ وسلم نے شہید ہو کر اپنے خون سے شاخ خلیل کو ایک بار پھر نمناک کرنے کا عملی ثبوت دیا۔

جب سرزمین افریقہ کی طرف خیال منتقل ہوا تو دینِ خلیل اللہ کے ایک شیدائی کا مدفن وہاں بھی نظر سے گذرا جس نے اپنی تمام تر توانائیں دین ابراہیمی کی آبیاری میں صرف کر دیں اور تپتے ہوئے صحراؤں کو توحید کی صداؤں سے آباد کیا۔

جب مشرق وسطی کے ممالک کی طرف دیکھا تو وہاں بھی پیٹھ میں چھرا کھا کر الحمدللہ کے نعرے بلند کرتا ہوا دین خلیل اللہ کا ایک نقیب دکھائی دیا۔

میرے تصورات پھیلتے چلے گئے اور میں نے دنیا کے نقشہ پر کوئی جگہ ایسی نہ پائی جہاں مسیح محمدی کے شاگرد آتش نمرود سے بے پرواہ ہو کر عشقِ رسول اللہ ؐ کی منادی نہ کر رہے ہوں۔ بخارا کا قید خانہ قرآن پاک کی تلاوت سے گونجتا ہو سنائی دیا قید و بند کی اذیت ناک سزائیں ایک مجاہد کو اپنے اس نصب العین سے نہ روک سکیں کہ دین اسلام کا غلبہ ہو اس کے زخموں سے رستا ہوا خون خدا تعالیٰ کے دین کی نمناکی کرتا دکھائی دیتا ہے۔

خود برصغیر پاکستان میں ایک گروہ سرفروشوں کا ملکانہ کے خطہ میں آریہ سماجیوں کی یلغار کے آگے سینہ سپر نظر آیا۔ انہیں دین حنیف کی حفاظت میں جن مصائب سے دوچار ہونا پڑا انہیں سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسی طرح تثلیث کے بطلان اور قرآن پاک کی عظمت کے لئے گرجاؤں کے اندر کچھ جانباز عظمتِ اسلام پر مدلل تقاریر کرتے نظر آتے ہیں جو عیسائی پادریوں کو ایسے جوابات دے رہے ہیں کہ عالم عیسائیت کو شاخِ خلیل ساری دنیا پر سایہ فگن نظر آنے لگی ہے اور وہ اپنے اخبارات میں بے ساختہ اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے کہتے ہیں۔ کہ عیسائیو! اب وقت ہے اٹھو اور اسلام کی اس دوسری یلغار کو روکو! دین محمدیؐ کے مناد تمہارے دروازے کھٹکھٹا رہے ہیں۔

یہ سلسلہ پھیلتا چلا گیا مشہور عیسائی مناد بلی گراہم کو واحد یگانہ کے سمیع و بصیر ہونے اور اسکے حبیب محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لائے ہوئے دین کی حقانیت کے لئے چیلنج دیتے ہوئے ایک مرد مجاہد دکھائی دیا دل کو سکون نصیب ہوا کہ خدا کا شکر ہے کہ پھر شاخ خلیل ہمارے ہی خون سے سیراب ہو رہی ہے۔

اب میرے سامنے ساری دنیا تھی اور اس کے چپے چپے پر مجاہدین کی قربانیوں کے انمٹ نشانات تھے۔ اتنے میں قرآن پاک کے تراجم کی طرف خیال پھر گیا دل کو مسرت حاصل ہوئی کہ الحمدللہ علامہ اقبال کے اس مصرعہ کے مصداق ہم ہی ہیں کہ خون پسینہ ایک کر کے اپنی آمدنیوں کا ایک حصہ اشاعت اسلام کے لئے پیش کرتے ہیں اور ہمارے علماء رات دن ایک کر کے بڑی عرق ریزی سے اس کامل کتاب کے تراجم دنیا کی اکثر پڑھی لکھی جانے والی زبانوں میں کر رہے ہیں۔ اور اس رنگ میں بھی شاخ خلیل ہمارے ہی خون سے سرسبز و شاداب ہو رہی ہے۔ اتنے میں یہ اعلان ہوا کہ ایک مجاہد بھائی ممالک بیرون میں پیغام حق پہنچا کر کامیاب واپس مرکز میں تشریف لا رہے ہیں دوست اس کے استقبال کے لئے سٹیشن پر پہنچ جائیں۔ چنانچہ خاکسار بھی چناب ایکسپریس سے چند منٹ پیشتر سٹیشن پر پہنچ گیا۔

ربوہ کے پلیٹ فارم پر بکثرت عورتیں اور بچے اور بوڑھے نظر آئے گاڑی سٹیشن پر پہنچی اور لوگ پروانہ وار اپنے مجاہد بھائی کی طرف دوڑے اور اس کے گلے میں پھولوں کے ہار ڈال کر اس سے مصافحہ و معانقہ کرنے لگے میں نے بھی مصافحہ اور معانقہ کیا خون رگوں میں گردش کرنے لگا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ جب گھر کی طرف روانہ ہوا تو اسی شعر کا دوسرا مصرعہ ع

"بیا زارِ محبت نقد ما کامل عیار آمد"

دماغ کی محفوظ یادوں سے نکل کر زبان پر جاری ہو گیا اور میں سوچنے لگا کہ شاخِ خلیل کی نمناکی کے لئے اپنے خون پیش کرنے والوں میں ایسے مجاہد بھی شامل ہیں۔ جن کی شادی تو ہوئی مگر چند دن اپنی دلہن کی رفاقت میں رہ کر میدانِ تبلیغ کی طرف بڑے صبر و سکون کے ساتھ مسکراتے چہروں کے ساتھ رخصت ہو گئے۔ کیا یہی بازارِ محبت میں ان کا نقد نہیں ہے کیا یہ آزمائش نہیں جس میں وہ پورے اترتے ہیں۔ خیالات وسیع ہوتے چلے گئے تو مجاہدین کا تکالیف اور مصائب میں اپنے مولیٰ کی رضا پر راضی رہ کر فریضہ تبلیغ ادا کرتے رہنا۔ "نقدِ ما کامل عیار آمد" کی تفسیر معلوم ہوا۔ خدا تعالیٰ کے ہزاروں فضل ہوں اس گروہ پر کہ غریب الوطنی میں اکلوتے بیٹوں کی اچانک وفات کے تار پڑھ کر بھی ان کے پائے استقلال میں لغزش نہیں آتی۔ ماں اور باپ فوت ہو جاتے ہیں ان کی آخری زیارت تک نصیب نہیں ہوتی۔ بیوی بچوں کی شدید علالت کے خطوط موصول ہوتے ہیں تو مولیٰ کریم کے حضور دعاؤں کے سوا ان کی مدد کو نہ پہنچ سکنے کے باوجود تبلیغی گھبراہٹ کا اظہار نہیں کرتے۔ ان کو بڑے بڑے لالچ دئے جاتے ہیں۔ خوفناک دھمکیاں دی جاتی ہیں ان کے ایمان کی غارتگری کے لئے سینکڑوں ہتھکنڈے آزمائے جاتے ہیں۔ مگر وہ ثابت قدم رہتے ہوئے قربانیوں کے میدان میں بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ کیا اقبال کے اس شعر کی تشریح احمدیت کے سوا بھی کہیں نظر آسکتی ہے؟ کیا کوئی اور بھی اس شعر کی تشریح میں عملی ثبوت پیش کر سکتا ہے؟

دگر شاخِ خلیل از خونِ ما نمناک میگردد
بیا زارِ محبت نقد ما کامل عیار آمد

خدام الاحمدیہ کے مرکزی سالانہ امتحانات منعقدہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۹ء کے جوابی پرچہ جات جلد از جلد مرکز میں بھجوائے جائیں۔

(مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام
کی
فوری توجہ کے لئے

سالانہ اجتماع میں شامل ہونے والے خدام اس امر کو یاد رکھیں کہ امسال ٹکٹ داخلہ جو خدام کو دیا جائے گا وہ بطور شناختی کارڈ کے استعمال ہو گا۔

ہر خادم کے لئے ضروری ہو گا کہ وہ اس کارڈ کو ہر وقت اپنے پاس رکھے کسی وقت بھی یہ کارڈ چیک کیا جا سکتا ہے۔

خدام یہ بھی نوٹ فرمالیں کہ اجتماع سے عارضی رخصت اسی خادم کو دی جائے گی جس کے پاس یہ شناختی کارڈ موجود ہو گا۔

منتظم دفتر بیرون سالانہ اجتماع
خدام الاحمدیہ مرکزیہ

مسودہ کتاب دفتر دوم انیس سالہ

قسط چہارم مشمول افراد حلقہ دار الصدر جنوبی ربوہ

• اللہ تعالیٰ کے فضل سے دفتر دوم کی انیس سالہ کتاب (سنہ ۱۹۴۴ء تا ۱۹۶۳ء) کا مسودہ تیار ہو گیا ہے جن مجاہدین کے نام اس میں شامل کئے جا سکتے ہیں وہ قسط وار اشاعت پذیر ہو رہے ہیں۔ چنانچہ چوتھی قسط درج ذیل ہے۔ اس بارہ میں الفضل کی اشاعت مورخہ ۸ ظہور ۱۹۶۳ء میں شائع شدہ قسط کا نوٹ ملاحظہ فرما لیا جائے۔ (وکیل المال اوّل تحریک جدید)

نمبر شمار	مجاہدین دفتر دوم
۱	مکرمہ بیگم عبد الرشید صاحب قریشی دار الصدر جنوبی
۲	مکرم عبد السمیع صاحب ابن قریشی صاحب 〃
۳	〃 عیسیٰ خان صاحب وکالت تعلیم 〃
۴	〃 صوفی محمد اسحاق صاحب مع اہل و عیال 〃
۵	〃 بشیر احمد صاحب لائلپوری وکالت مال ثانی
۶	〃 چوہدری عبد العزیز صاحب
۷	〃 منشی جمال دین صاحب وکالت مال اوّل
۸	مکرمہ عائشہ صدیقہ صاحبہ نزد زنانہ ہسپتال
۹	مکرم گیانی واحد حسین صاحب
۱۰	مکرمہ بیگم و بچگان حکیم عبد الواحد صاحب
۱۱	مکرم نیک محمد خان صاحب
۱۲	〃 محمد حنیف صاحب کارکن ہسپتال
۱۳	مکرمہ بیگم حافظ بشیر الدین صاحب عبید اللہ
۱۴	مکرم قاضی مبارک احمد صاحب
۱۵	〃 〃 〃 والدین
۱۶	〃 محمد حسین صاحب پہریدار خزانہ
۱۷	مکرمہ بیگم حسن محمد خان صاحب عارف
۱۸	مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم
۱۹	مکرمہ بیگم 〃 〃 〃
۲۰	〃 نسیم اختر بیگم احمد دین صاحب
۲۱	〃 مبارکہ نسرین بیگم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب منیر
۲۲	مکرم عزیز الرحمان صاحب خالد
۲۳	〃 محمد الیاس صاحب
۲۴	ملک منیر احمد صاحب کاتب مرحوم
۲۵	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب سیالکوٹی
۲۶	〃 محمود احمد صاحب سعید فاضل
۲۷	〃 مولوی بشارت احمد صاحب بشیر ایم اے
۲۸	〃 معراج دین صاحب وکالت دیوان
۲۹	〃 محمد اجمل خان صاحب دفتر آڈیٹر
۳۰	〃 ماسٹر فقیر اللہ صاحب مرحوم
۳۱	〃 امیر حمزہ صاحب
۳۲	〃 چوہدری فضل حسین صاحب
۳۳	〃 رشید احمد صاحب ناصر
۳۴	〃 ملک ریاض حسین صاحب
۳۵	〃 عبد الرشید صاحب سمارٹی
۳۶	〃 مرزا عبد الرشید صاحب
۳۷	مکرمہ بیگم 〃 〃 〃
۳۸	مکرم راشد احمد صاحب فاروقی مع بیگم
۳۹	〃 عبد العزیز صاحب قریشی
۴۰	مکرم عبد العزیز صاحب از آنحضرت صلعم و حضرت مسیح موعود
۴۱	〃 〃 از والدین
۴۲	مکرمہ بیگم عبد العزیز صاحب قریشی
۴۳	مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال
۴۴	مکرمہ بیگم چوہدری سمیع اللہ صاحب 〃
۴۵	مکرم احمد الدین صاحب بوٹ میکر
۴۶	〃 عبد الحق صاحب شیر فروش
۴۷	〃 بشیر احمد صاحب بوٹ میکر
۴۸	〃 خواجہ عبد الغفور صاحب
۴۹	〃 لعل دین صاحب مچھلی فروش
۵۰	〃 مبارک احمد صاحب شیر فروش
۵۱	〃 عبد الرحمان صاحب فروٹ مرچنٹ
۵۲	〃 محمد دین صاحب ہوٹل والے
۵۳	〃 محمد رفیع صاحب ناصر مع والدین
۵۴	〃 مرزا نذیر احمد صاحب نذیر کلاتھ ہاؤس
۵۵	〃 حفیظ اللہ صاحب معرفت 〃 〃
۵۶	〃 مولوی خورشید احمد صاحب
۵۷	〃 عبد الحکیم صاحب بشیر جنرل سٹور
۵۸	〃 ماسٹر محمد عبد اللہ صاحب (درزی)
۵۹	〃 چوہدری داؤد احمد صاحب
۶۰	〃 وفا خورشید احمد صاحب
۶۱	〃 محمد حیات خان صاحب ہیڈ ماسٹر
۶۲	〃 محمد مسرور صاحب
۶۳	〃 ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۶۴	〃 مستری رشید احمد صاحب شاہین
۶۵	〃 محمد احمد صاحب نظام
۶۶	〃 محمد گلزار صاحب حجام
۶۷	〃 عبد العزیز صاحب سائیکل ڈیلر
۶۸	〃 عزیز احمد صاحب ہوٹل والے
۶۹	〃 عبد السلام صاحب بوٹ میکر
۷۰	〃 ماسٹر عبد الستار صاحب
۷۱	〃 عبد الرحمان صاحب ڈنگوی
۷۲	〃 ملک عبد المجید صاحب آئرن سٹور
۷۳	〃 محمد اسحاق صاحب ارشد ماڈرن سٹور
۷۴	〃 اللہ دتہ صاحب متصل دفتر خدام الاحمدیہ
۷۵	〃 مستری حسن دین صاحب
۷۶	〃 احمد علی صاحب ولد گوہر علی صاحب
۷۷	〃 محمود احمد صاحب کریانہ مرچنٹ
۷۸	〃 ماسٹر محمد الدین صاحب ٹیلر
۷۹	مکرم عبد الکریم صاحب حلوائی
۸۰	〃 چوہدری عبد اللطیف صاحب واقف زندگی
۸۱	〃 ملک مبارک احمد صاحب واقف زندگی
۸۲	〃 ارشاد احمد خان صاحب کوارٹرز تحریک
۸۳	〃 حافظ فیض اللہ صاحب جلد ساز
۸۴	〃 چوہدری ہدایت اللہ صاحب 〃
۸۵	〃 عبد الرحمان صاحب ریڑے والے
۸۶	〃 محمد عبد اللہ صاحب عابد مع صاحبزادگان
۸۷	〃 میر غلام محمد صاحب ارشاد
۸۸	〃 قریشی عبد الوحید صاحب مع بیگم
۸۹	〃 چوہدری غلام محمد صاحب پان فروش
۹۰	〃 مرزا محمد الیاس صاحب
۹۱	مکرمہ امۃ الکریم صاحبہ بیگم قریشی فضل حق صاحب
۹۲	مکرم میاں قادر بخش صاحب
۹۳	〃 〃 〃 از والدین، بیگم و صاحبزادگان
۹۴	〃 محمد اسمٰعیل صاحب خادم
۹۵	〃 شفیق سلطان صاحب ناصر کوارٹرز
۹۶	〃 مشاہد احمد صاحب قریشی
۹۷	〃 ملک رشید احمد صاحب گول بازار
۹۸	〃 بشیر احمد صاحب آب رسال
۹۹	〃 محمود احمد صاحب چیمہ سابق مبلغ جرمنی
۱۰۰	مکرمہ قمر النساء بیگم مولوی عبد القادر صاحب ضیغم
۱۰۱	مکرمہ امۃ الحکیم بیگم شیخ نور محمد صاحب منیر
۱۰۲	صاحبزادگان مولانا ابو المنیر صاحب نور الحق
۱۰۳	مکرم خواجہ سیف الدین صاحب ڈرائیور مرحوم
۱۰۴	〃 خوشی محمد صاحب مرحوم وکالت مال
۱۰۵	بیگم و صاحبزادگان مکرم خوشی محمد صاحب مرحوم
۱۰۶	مکرمہ بیگم ماسٹر فقیر اللہ صاحب مرحوم
۱۰۷	〃 سامرہ قدسیہ بیگم رشید احمد صاحب امریکی
۱۰۸	〃 جمال دین صاحب جمال بیکری
۱۰۹	〃 مرزا احمد الدین صاحب
۱۱۰	〃 قاضی نعیم الدین صاحب مبلغ سلسلہ
۱۱۱	〃 محمد یعقوب صاحب دفتر P.S.
۱۱۲	〃 مکرمہ حمیدہ بیگم صاحبہ کارکنہ لجنہ اماء اللہ
۱۱۳	〃 دولت بی بی بیگم حبیب اللہ صاحب گولبازار
۱۱۴	〃 صفیہ خاتون بیگم قاضی محمد یوسف صاحب
۱۱۵	〃 رضیہ بیگم مولانا محمد صادق صاحب
۱۱۶	〃 سیدہ فرخ بیگم سید بشیر شاہ صاحب گولبازار
۱۱۷	〃 بیگم بشیر احمد شاد مبلغ سلسلہ
۱۱۸	〃 بیگم قریشی فیروز محی الدین صاحب
۱۱۹	〃 امۃ الحی بیگم بشیر احمد صاحب سیالکوٹی
۱۲۰	〃 بشارت بیگم مولوی غلام نبی صاحب
۱۲۱	〃 بیگم ملک سعادت احمد صاحب گولبازار
۱۲۲	مکرم گلزار احمد صاحب ٹاؤن کمیٹی
۱۲۳	〃 محمد شفیع صاحب پہریدار
۱۲۴	مکرمہ امۃ الغفور بیگم محمد اسحاق صاحب
۱۲۵	〃 نصرت بیگم مولوی امام الدین صاحب مبلغ
۱۲۶	مکرم محمد یعقوب صاحب دفتر تبشیر
۱۲۷	〃 عبد القادر صاحب زینت گھر گولبازار
۱۲۸	〃 حبیب اللہ صاحب کلاتھ ہاؤس

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان نے رباط کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا

رباط ۲۵ ستمبر۔ مسلمان سربراہوں کی کانفرنس میں بھارت کی شرکت کے پیش نظر پاکستان نے کانفرنس کا بائیکاٹ کر دیا ہے صدر یحیٰ خان کانفرنس سے واک آؤٹ کر گئے پاکستانی وفد کے ایک قریبی ذریعہ نے بتایا ہے کہ پاکستان اب کانفرنس کی مزید کارروائیوں میں شریک نہیں ہوگا۔

صدر یحیٰ خان نے کل صبح اپنے وفد کے ارکان کو بتایا کہ وہ کانفرنس سے واک آؤٹ کر جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ چار سربراہان مملکت نے ان سے ملاقات کر کے انہیں اپنا فیصلہ بدلنے پر مجبور کیا تھا۔ لیکن اس کے باوجود وہ اپنے فیصلہ پر قائم ہیں اور کانفرنس کا بائیکاٹ کریں گے کل صبح شاہ ایران، شاہ مراکش، شاہ فیصل اور شاہ حسین نے صدر یحیٰ خان سے ملاقات کی تھی۔ صدر یحیٰ خان نے چاروں سربراہان مملکت کو بتایا کہ بھارتی مسلمانوں کے قتل عام کے پیش نظر پاکستان بھارتی وفد کے ساتھ کانفرنس میں نہیں بیٹھ سکتا۔

صدر یحیٰ خان نے کہا کہ بھارت کی کشمیر میں وہی پالیسی ہے جو اسرائیل نے مشرق وسطیٰ میں اختیار کر رکھی ہے اسلئے ضروری تھا کہ بھارتی نمائندوں کو کانفرنس میں محض مبصر کے طور پر مدعو کیا جاتا۔ فلسطین کے محاذ آزادی کے نمائندوں کو کانفرنس میں محض مبصر کے طور پر شریک کیا گیا ہے۔ باخبر ذرائع کے مطابق کل کانفرنس کا ابتدائی اجلاس نہ منعقد ہونے کی یہی وجہ تھی کہ صدر یحیٰ خان اپنے مؤقف پر ڈٹے ہوئے تھے کہ بھارت کے وفد کو کانفرنس میں شریک نہ کیا جائے۔

کانفرنس میں سات نکاتی ایجنڈے پر غور

رباط ۲۵ ستمبر۔ مسلم سربراہوں کی کانفرنس میں پرسوں مسجد اقصیٰ اور دیگر مقدس مقامات کے تحفظ بیت المقدس اور دوسرے عرب مقبوضہ علاقوں سے اسرائیلی فوجوں کی واپسی فلسطینی مہاجرین کی بحالی کے لئے ضروری اقدامات اور تمام مسلمان ملکوں کے درمیان اس مقصد کے لئے تعاون اور اشتراک کی تجاویز پر غور شروع ہو گیا اس سلسلہ میں آٹھ رکنی کمیٹی کی طرف سے پاکستانی وفد کے رکن آغا شاہی نے جو ایجنڈا تیار کیا تھا۔ صبح اسے کانفرنس کے مکمل اجلاس کے سامنے پیش کیا گیا۔ اجلاس شروع ہونے سے قبل ایجنڈا کانفرنس کے تمام مندوبین کو غیر رسمی طور پر دکھا لیا گیا تھا اور عام طور پر اس ایجنڈے کو سراہا گیا۔ جس میں مشرق وسطیٰ کے نازک بحران کے تمام پہلو شامل کر لئے گئے ہیں۔

پاکستان پریس انٹرنیشنل نے خصوصی نمائندے مسٹر ابصار رضوی کی رپورٹ کے مطابق کانفرنس میں اس بات پر بھی غور کیا گیا ہے کہ مسجد اقصیٰ اور دوسرے مقدس مقامات کے تحفظ اور عرب مقبوضہ علاقوں کو اسرائیلی قبضہ سے آزاد کرانے کے لئے کانفرنس میں جو فیصلے کئے جائیں۔ ان پر عمل درآمد کے لئے مسلم ممالک کے وزرائے خارجہ کا اجلاس طلب کیا جائے۔ اسکے علاوہ یہ فیصلہ بھی ہو سکتا ہے کہ مسلم سربراہوں کی کانفرنس کو مستقل نوعیت دینے کے لئے ایک سیکرٹریٹ قائم کیا جائے۔ یہ تجویز پہلے ہی پیش کی جا چکی ہے کہ مسلم سربراہوں کی کانفرنس کے لئے ایک منشور مرتب کیا جائے یہ تجویز پہلے ہی پیش کی جا چکی ہے کہ مسلم سربراہوں کی کانفرنس کے لئے ایک منشور مرتب کیا جائے۔ توقع ہے کہ اگر سات نکاتی ایجنڈے کی تمام شقوں پر غور مکمل ہو گیا تو منشور کی تیاری پر غور کیا جائیگا یا اس مقصد کے لئے ایک کمیٹی قائم کر دی جائے گی۔

اسرائیل کی طرف سے بھارت میں مسلمانوں کے قتل عام کی مذمت

بیت المقدس ۲۵ ستمبر۔ اسرائیل کے بھارت میں نئے مسلم کش فسادات کی زبردست مذمت کی ہے۔ اسرائیلی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ برصغیر ہند و پاک میں ۱۹۴۷ء کے فسادات کے دوران لاکھوں مسلمانوں کو قتل کر دیا گیا۔ تاہم توقع یہ تھی کہ مذہبی اور فرقہ وارانہ منافرت کی بنا پر بھارت میں اس قسم کا قتل عام آئندہ نہیں کیا جائے گا۔ تازہ فرقہ وارانہ فسادات سے یہ توقع خاک میں مل گئی ہے۔ ترجمان نے کہا حیرت کا مقام ہے کہ بھارتی حکومت رباط کی اسلامی سربراہ کانفرنس میں شرکت کی خواہشمند ہے۔ حالانکہ کانفرنس کے شرکاء ایسے مسلم دشمن کی موجودگی کو سخت ناپسند کرتے ہیں۔ ترجمان نے بھارت سے مطالبہ کیا کہ مسلمان شہریوں کی جان و مال کی ہر ممکن طریقے سے حفاظت کی جائے۔

نہر سویز کے کنارے مصری مورچوں پر اسرائیلی طیاروں کی بمباری

قاہرہ ۲۵ ستمبر۔ فلسطینی حریت پسندوں نے کل پورٹ فواد کے قریب اسرائیل کی فوجی چوکیوں پر زبردست گولہ باری کی اور اس علاقہ میں فوجی نوعیت کا ایک اہم پل اڑا دیا جو اسرائیلی فوجوں کو رسد کی سپلائی کا واحد ذریعہ ہے ادھر اسرائیلی طیاروں نے کل پھر نہر سویز کے ساتھ مصری فوجی مورچوں پر بیس منٹ تک بمباری کی۔ کل اس علاقہ میں ایک اسرائیلی طیارہ گرا لیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ دو اسرائیلی فوجوں کو ہلاک کر دیا گیا۔

قرآن پاک کے نمونوں کا
بے نظیر مجموعہ

ماہ رمضان کی آمد آمد ہے۔ خوش قسمت ہیں وہ بھائی بہنیں جو اس مبارک مہینہ کی نعمتوں سے فیض یاب ہوں گے۔ قرآن پاک اسی مبارک مہینہ میں نازل ہونا شروع ہوا۔ اس مبارک مہینہ میں قرآن کی تلاوت دنیا و آخرت کی نعمتوں سے مالا مال کر دیتی ہے۔ تاج کمپنی لمیٹڈ نے ہمیشہ کی طرح اس سال بھی اپنے طبع شدہ قرآنوں کے ہدیوں میں خاص رعایت کر دی ہے۔ یہ رعایت ۲۱ ستمبر سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر تک جاری رہے گی۔

نمونوں کے صفحوں کا مجموعہ مفت طلب فرمایئے

تاج کمپنی لمیٹڈ پوسٹ بکس ۳۶۲۳ کراچی ۱۹

گورنروں کی کانفرنس یکم اکتوبر کو منعقد ہوگی

راولپنڈی ۲۵ ستمبر۔ سرکاری طور پر معلوم ہوا ہے کہ گورنروں کی کانفرنس یکم اکتوبر کو ڈھاکہ میں منعقد ہوگی۔ کانفرنس کی صدارت صدر جنرل آغا محمد یحیٰ خان کریں گے اور اس میں صدر کی وزارتی کونسل کے وزیر بھی شرکت کریں گے

دعائے مغفرت

حیدر آباد دکن (انڈیا) سے افسوسناک اطلاع ملی ہے کہ میری چچی بیوہ شیخ محمد علی صاحب مرحوم مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعرات بوقت دو بجکر بیس منٹ پر اپنے مولائے حقیقی سے جا ملیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ میری خالہ بھی تھیں۔ بہت نیک اور صوم و صلوٰۃ کی پابند تھیں۔ منکسر المزاج۔ غریب پرور اور شاکرہ تھیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو لڑکیاں اور تین لڑکے پوتے پوتیاں۔ نواسے نواسیاں چھوڑے ہیں۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کی مغفرت فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے۔ آمین

نیز جملہ پسماندگان کو اللہ تعالیٰ اس صدمہ کو برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

اسی ماہ کی ۹ تاریخ کو میرے ماموں اور خسر صاحب ملک حبیب اللہ خاں صاحب آف لاہور بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

احباب کرام آپ کی مغفرت کے لئے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہونے کے لئے دعا فرماویں۔

(شیخ محمود احمد سعید دار الصدر جنوبی ربوہ)

درخواست دعا

میرے برادر اصغر فضل احمد صاحب پیرکوٹ ثانی عوارضات جگر سے سخت بیمار ہیں۔ ان کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں کوئی کاروبار نہیں ہے۔ اسلئے بندہ بھی ان کی حالت کیوجہ سے سخت پریشان ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ میرے بھائی کی صحتیابی اور درازی عمر کے لئے دردِ دل سے دعا فرماویں (ڈاکٹر محمود سلطان ہومیو حافظ آباد)

شان خاتم الانبیاء صلعم

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ السلام بانی جماعت احمدیہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام اور شان کیا تھی۔

کارڈ آنے پر مفت

پتہ معات مکعبیں محمود احمد قمر ایڈووکیٹ سمن آباد لائلپور

جو شخص خدا تعالےٰ کی راہ میں قربانیوں سے اعراض کرتا ہے وہ اپنے نفس کا خیر خواہ نہیں

دراصل وہ اپنے نفس کو بھلانے اور اسے جان بوجھ کر نقصان پہنچانے والا ہے۔

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِى الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِى الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال پیش کرنے کی بجائے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال اس لئے پیش کی ہے کہ مخاطبین میں یہود اور نصاریٰ بھی شامل ہیں۔ اور ان کے لئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی مثال کوئی مفید نتیجہ پیدا نہیں کرسکتی تھی کیونکہ وہ آپ پر ایمان ہی نہیں رکھتے تھے۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کی مثال ان کے لئے دلیل ہوسکتی تھی۔ کیونکہ عرب بھی اور یہودی بھی اور عیسائی بھی اور صابی بھی سب کے سب حضرت ابراہیمؑ پر ایمان لانے میں مشترک تھے۔ پس ضروری تھا کہ ان کے سامنے ایسے شخص کی مثال پیش کی جاتی جو علاوہ اہل عرب کے اہل کتاب کے تینوں گروہوں کے لئے بھی یکساں قابلِ احترام ہوتا اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہی ہوسکتے تھے جو علاوہ عربوں کے یہودیوں کے لئے بھی واجب الاحترام ہیں۔ عیسائیوں کے لئے بھی واجب الاحترام ہیں اور صابیوں کے لئے بھی واجب الاحترام ہیں چنانچہ اللہ تعالےٰ ان کو مخاطب کرتے ہوئے فرماتا ہے کہ اے عربو اور یہودیو اور عیسائیو اور صابیو! تم بھی ابراہیمی طریق اختیار کرو۔ اور جو خدا تعالےٰ کی طرف سے حکم بن کر آیا ہے اس کو مانو اور قومی جنبہ داریوں اور تعصبات کو چھوڑ دو۔ جیسا کہ ابراہیم نے خدا تعالےٰ کے لئے سب کچھ چھوڑ دیا تھا۔ تب تمہارے لئے بھی یہ موقعہ پیدا ہوجائے گا کہ تم خدا تعالےٰ کا قرب حاصل کرلو....

اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ۔ سَفِهَ کے ایک معنی جیسا کہ حل لغات میں بتایا جاچکا ہے نَسِيَهٗ کے ہیں۔ اس لحاظ سے وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ کے یہ معنے ہوں گے کہ اس شخص کے سوا جو اپنے نفس کے فوائد کو کلی طور پر نظر انداز کردیتا ہے ابراہیم کے دین سے کون اعراض کرسکتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ انبیاء کا طریق ترک کرنے سے نبیوں کو تو کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ ہاں انسان اپنی جان کو ضرور نقصان پہنچاتا ہے۔ ایک ظالم بادشاہ کو چھوڑنا اپنے نفس کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ مگر جو شخص عادل بادشاہ کو چھوڑتا ہے وہ اپنی جان کو آپ نقصان پہنچاتا ہے۔ کیونکہ وہ اس کے عدل سے محروم ہوجاتا ہے۔ اسی طرح انبیاء کے نقش قدم پر نہ چلنا اور ان کے طریق کو ترک کردینا خود انسان کے لئے باعثِ نقصان ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ان فوائد سے محروم ہوجاتا ہے جو متابعت کے نتیجہ میں اسے حاصل ہوسکتے تھے۔ چونکہ اس سے پہلے یہ بتایا جاچکا ہے کہ ابراہیمؑ کا نمونہ یہ تھا کہ وہ تمام ابتلاؤں اور آزمائشوں کے دور میں سے کامیابی کے ساتھ نکلا۔ اور اس نے خدا تعالےٰ کی ہر آواز پر لبیک کہی۔ یہاں تک کہ جب اسے کہا گیا کہ جا اپنے بیٹے اور بیوی کو ایک ایسے جنگل میں چھوڑ آ جہاں پانی کا ایک قطرہ اور غلہ کا ایک دانہ تک نہیں ملتا۔ تو وہ بے چون وچرا اٹھا اور اس نے میلوں میل کا سفر طے کرتے ہوئے اپنے بیوی اور بچے کو ایک بے آب وگیاہ جنگل میں لاکر چھوڑ دیا اور خود واپس چلا گیا۔ اس لئے اللہ تعالےٰ یہ عظیم الشان نمونہ دنیا کے سامنے پیش کرکے فرماتا ہے کہ جو شخص اس ملتِ ابراہیمی سے اعراض کرتا اور خدا تعالےٰ کی راہ میں ان قربانیوں سے کام نہیں لیتا جن کا اس سے مطالبہ کیا جاتا ہے۔ وہ بظاہر تو یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس نے اپنے نفس کی خیر خواہی کی اس نے اپنے مال کو بچا لیا یا اپنی اولاد کو بچا لیا۔ یا اپنے جذبات اور احساسات کو قربان ہونے سے بچا لیا۔ مگر درحقیقت وہ اپنے نفس کو بھلانے والا ہوتا ہے۔"

(تفسیر سورۃ البقرہ
صفحہ ۱۹۷ تا صفحہ ۱۹۸)

بھارتی وفد کو رباط کانفرنس میں شرکت سے روک دیا گیا

پاکستان کے احتجاج پر مسلمان سربراہوں کا فیصلہ

رباط ۲۶ ستمبر۔ بھارتی حکومت کے وفد کو رباط کانفرنس میں شریک ہونے سے روک دیا گیا۔ یہ فیصلہ مسلمان سربراہوں کے درمیان طویل صلاح ومشوروں کے بعد کیا گیا۔ مسلمان سربراہوں نے پاکستان کا یہ موقف تسلیم کرلیا ہے کہ کانفرنس میں بھارتی حکومت کی بجائے بھارتی مسلمانوں کے وفد کو شرکت کی اجازت ملنی چاہیئے۔ پاکستان کے صدر جنرل آغا محمد یحییٰ خان کل کانفرنس میں بھارتی وفد کی موجودگی کے خلاف احتجاج کے طور پر واک آؤٹ کرگئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں ایسی حکومت کے نمائندوں کے ساتھ کانفرنس میں بیٹھنے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ جن کے ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہیں۔ تازہ ترین اطلاعات کے مطابق کانفرنس سے بھارتی وفد کی علیحدگی کے بعد صدر یحییٰ خان مسلم سربراہوں کے اجلاس میں شریک ہوئے۔ اور کانفرنس کے آخری اجلاس سے خطاب کیا۔

رائٹر کے مطابق کانفرنس نے کل کے اجلاس میں متفقہ طور پر ایک اعلامیہ منظور کیا ہے۔ جس میں فلسطین کے عوام کی حمایت کی گئی ہے۔ اور کہا گیا ہے کہ انہیں فلسطین میں آباد ہونے کا حق ملنا چاہیئے۔ اعلان میں بڑی طاقتوں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی کوشش تیز کردیں۔ اور مقبوضہ عرب علاقوں سے اسرائیلی افواج کی واپسی کی ضمانت دیں۔

اس کے ساتھ ہی چار روزہ کانفرنس ختم ہوگئی۔

گزشتہ رات جب مراکش میں بھارت کے سفیر سردار گوربچن سنگھ بھارتی وفد کے ساتھ کانفرنس میں شرکت کے لئے آئے تو انہیں کانفرنس ہال میں داخل ہونے سے روک دیا گیا۔ بھارتی سکھ سفیر سردار گوربچن سنگھ بھارت کے وزیر صنعت کے نئی دہلی سے رباط پہنچنے تک کے لئے بھارتی وفد کی قیادت کررہے تھے۔ انہوں نے منگل کے روز دوسرے وفود کے ساتھ کانفرنس ہال میں نشست سنبھال لی تھی۔ کانفرنس کے اس اہم اجلاس میں بھارتی حکومت کے ایک نمائندے کے بیٹھنے پر صدر یحییٰ نے احتجاجاً کانفرنس کے بائیکاٹ کا اعلان کردیا۔ صدر یحییٰ خان کے احتجاج کے نتیجہ میں رباط کانفرنس کا پرسوں کا اہم اجلاس معرضِ التواء میں پڑ گیا۔ بالآخر طویل ملاقاتوں کے بعد صدر یحییٰ کا موقف تسلیم کرلیا گیا۔ کانفرنس سے بھارت کے سرکاری وفد کی شرکت ختم کرنے کے فیصلہ کے بعد صدر یحییٰ نے پاکستانی وفد کے ارکان کے ساتھ ہال میں واپس آگئے۔

محترم سردار عبد الحمید صاحب آڈٹ آفیسر ریلوے وفات پاگئے

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ

ربوہ ۲۶ تبوک۔ نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم سردار عبد الحمید صاحب آڈٹ آفیسر ریلوے قریباً پانچ ہفتہ بخار میں مبتلا رہنے کے بعد ۲۵ اور ۲۶ تبوک ۱۳۴۸ ہش مطابق ۲۵-۲۶ ستمبر ۱۹۶۹ء بروز جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب ۹ بجے بعمر ۸۵ سال وفات پاگئے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّاۤ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ بیماری کے دوران آپ اپنے بھتیجے اور داماد محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال اول تحریک جدید کے ہاں دار الرحمت شرقی میں رہائش پذیر تھے:

محترم سردار صاحب مرحوم یوں تو ۱۹۰۱ء ہی دل سے احمدیت قبول کرچکے تھے۔ لیکن دستی بیعت کا شرف ۱۹۰۲ء میں حاصل ہوا۔ جبکہ آپ اپنے آبائی وطن سیالکوٹ چھاؤنی سے قادیان آکر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت اور ملاقات سے مشرف ہوئے۔ اس طرح آپ کو حضور علیہ السلام کے صحابہ میں شمولیت کا شرف حاصل تھا۔ آپ نہایت مخلص اور فدائی احمدی تھے۔ شروع ہی سے خلافت کے ساتھ دلی طور پر وابستہ رہے۔ سیالکوٹ۔ پٹیالہ۔ لاہور وغیرہ مقامات میں سے جہاں بھی رہے سلسلہ کی ہر ممکن خدمت بجالانا آپ کا طرۂ امتیاز رہا۔ آپ کی ایک نمایاں خدمت یہ ہے۔ کہ آپ نے ۱۹۱۲ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے پُرمعارف خطبات کو دو جلدوں میں مرتب کرکے نہایت اہتمام سے انہیں شائع کیا اور اب وفات سے کچھ عرصہ قبل پیرانہ سالی کے باوجود ان خطبات کو دوبارہ مرتب کرکے اور ان میں ان خطبات کا اضافہ کرکے جو پہلے ایڈیشن میں شامل نہ ہوسکے تھے۔ انہیں دوبارہ شائع کرنے کا اہتمام کرایا۔

محترم سردار صاحب مرحوم کی نماز جنازہ کل ۲۶ تبوک کو نماز جمعہ کے بعد ادا کی جائے گی احباب جماعت آپ کی بلندئ درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کی دعا کریں۔